جلد ۵۳/۱۸ | ۲۸ امان ۱۳۴۳ ہش | ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۸۳ھ | ۲۸ مارچ ۱۹۶۴ء | نمبر ۷۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۷ مارچ بوقت ۸ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

درخواستِ دعا

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مورخہ ۲۵ مارچ کو لاہور میں ڈاکٹر قاضی محمد بشیر صاحب کے کلینک میں آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ بیگم صاحبہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

وقفِ جدید سال ہفتم

سال ہفتم کے آغاز کے ساتھ ہی مخلصین جماعت کے وعدے اور چندے کی رقوم دفتر میں موصول ہو رہی ہیں۔ آپ بھی اپنا اور اپنے اہل و عیال کا وعدہ جلد بھجوائیں۔ اور جو احباب وعدے بھجوا چکے ہیں وہ فوری ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

"یورپ میں تبلیغِ اسلام کے مراکز کا ایک جال پھیلایا جا رہا ہے"

"یہ مراکز جماعتِ احمدیہ قائم کر رہی ہے۔ یورپ کی اکثر مساجد اس جماعت نے ہی تعمیر کی ہیں"

خلافتِ ثانیہ کے عظیم الشان کارناموں پر یورپ کے ایک عیسائی اخبار کا تبصرہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کے عہدِ خلافت کے گزشتہ پچاس سالوں میں دنیا بھر میں غلبۂ اسلام کی حسین عظیم الشان طریق پر راہ ہموار ہوئی ہے اس پر یورپ کے عیسائی حلقوں کی طرف سے بہت حیرت و استعجاب کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ذیل میں ہم سوئٹزرلینڈ کے مشہور عیسائی اخبار Schweizer Evangelist کا ایک اقتباس درج کرتے ہیں۔ اخبار مذکور یورپ میں جماعتِ احمدیہ کی تعمیر کردہ مساجد کا ذکر کرتے ہوئے اپنی ۶ر اکتوبر ۶۳ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے:-

"جرمنی میں تعمیر شدہ اور زیرِ تعمیر مساجد کی مجموعی تعداد سات ہے۔ لنڈن، دی ہیگ، اوسلو اور ہلسنکی میں بھی مساجد تعمیر ہو چکی ہیں اور ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا سوئٹزرلینڈ کے شہر زیورک میں بھی ایک مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا گیا ہے۔ ان مساجد میں سے اکثر مساجد گزشتہ تین سال کے عرصہ میں ہی تعمیر ہوئی ہیں یا انہیں تعمیر کرنے کی تجویز منصۂ شہود پر آئی ہے۔ یہ مساجد اس امر کی آئینہ دار ہیں کہ یورپ میں اسلامی مشنوں (تبلیغ اسلام کے مراکز) کا ایک جال پھیلایا جا رہا ہے۔ ان مشنوں کے قائم کرنے والے مسلمانوں کے صفِ اول کے دو بڑے گروہوں یعنی شیعہ اور سنی فرقوں سے تعلق نہیں رکھتے۔ ان کا تعلق مسلمانوں کی ایک ایسی جماعت سے ہے جنہیں بالعموم "بدعتی" سمجھا جاتا ہے۔ اس جماعت کا نام جماعت احمدیہ ہے۔ یورپ کی اکثر مساجد اس جماعت نے ہی تعمیر کی ہیں۔ یہ جماعت آج سے ستر سال قبل برصغیر پاک و ہند میں معرضِ وجود میں آئی تھی۔ اس جماعت کے افراد کی تعداد دس لاکھ کے قریب ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ وہ حقیقی اسلام کی علمبردار ہے۔ اپنے اس دعوے کی رو سے یہ نوعِ انسان کی فلاح اور دنیا میں امن کے قیام کے لئے کوشاں ہے۔ احمدیہ تحریک اول و آخر ایک مشنری تحریک ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ ہر خاندان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے میں سے کم از کم ایک فرد پیش کرے جو تبلیغ اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف رکھے۔ یہ عقل کو اپیل کرنے کی بنیاد پر اپنے مشن بالعموم اسلامی ممالک میں نہیں بلکہ افریقی ممالک میں اور ان میں سے بھی زیادہ تر مغربی افریقہ میں اور پھر یورپ اور امریکہ میں قائم کر رہے ہیں۔ ان کے یورپی مراکز زیورک، لنڈن اور کوپن ہیگن میں قائم ہیں۔ ان میں سے زیورک کا مرکز وسطی یورپ اور اٹلی کے علاقہ کو کنٹرول کرتا ہے۔ لنڈن کے مرکز کا رابطہ سارے مغربی یورپ سے ہے، اور کوپن ہیگن کے مرکز کے دائرہ عمل میں شمالی یورپ کا تمام علاقہ شامل ہے۔۔۔۔

یورپ کے عیسائی ممالک میں اسلام کے یہ نمائندے بدھ مت والوں کے برخلاف عیسائیت کا مقابلہ کرنے میں بہت پیش پیش ہیں۔۔۔ جرمن زبان میں ان کی جو مطبوعات شائع ہوتی ہیں ان میں یہ باور کرانے کی کوشش کی گئی ہے کہ اسلام میں زمانہ حال کے جدید مسائل کا پورا حل موجود ہے۔ اور اسلام ہی انسانی ضرورتوں کے مناسب حال وہ اکیلا مذہب ہے جو وسعتِ فکر، تعمیر و ترقی اور آزاد خیالی کا علمبردار ہے۔"

الجمعیۃ العلمیہ (جامعہ احمدیہ) کے سالانہ تقریری مقابلے

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے کامیاب مقررین میں انعامات تقسیم فرمائے

طلبائے جامعہ سے حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کا انگریزی، اردو اور عربی میں خطاب

ربوہ — جامعہ احمدیہ کی علمی مجلس الجمعیۃ العلمیہ کے سالانہ تقریری مقابلے مورخہ ۱۷-۱۸-۱۹ مارچ ۱۹۶۴ء کو جامعہ کے ہال میں منعقد ہوئے۔ پہلے روز انگریزی تقاریر کا مقابلہ ہوا۔ دوسرے روز اردو میں تقاریر ہوئیں اور آخری روز طلبائے جامعہ نے عربی میں تقاریر کر کے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ ان ہر سہ مقابلہ جات میں ہر روز ۲½ بجے سے شروع ہو کر کئی کئی گھنٹے جاری رہتے تھے۔ طلبائے جامعہ احمدیہ نے بہت بڑی تعداد میں حصہ لیا۔ آخری روز عربی تقاریر کے اختتام پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے کامیاب مقررین میں اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے اور پھر ان تینوں زبانوں (انگریزی، اردو، عربی) میں جو ہر طلبا نے تقاریر کی تھیں۔ آپ نے خطاب فرما کر انہیں بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ آپ کا بیک وقت تین زبانوں میں یہ خطاب (باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۸ مارچ ۶۲ء

لقد ارسلنا رسلنا بالبیّنات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"ہماری جماعت جس نے ہمیں پہچانا ہے کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ان نشانات کو باسی نہ ہونے دیں۔ اس سے قوت یقین پیدا ہوتی ہے اس لئے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ ان نشانات کو پوشیدہ نہ رکھے اور جنہوں نے دیکھے ہیں وہ ان کو بتلا دے جو غائب ہیں تاکہ برائیوں سے بچیں اور خدا پر تازہ ایمان پیدا کریں اور ان نشانات کو عمدہ براہین سے سجا سجا کر پیش کریں۔"

(ملفوظات جلد دوم صـ۱۱۳)

مامور من اللہ جو اپنی ذات سے اللہ تعالیٰ کی ہستی منوانے کے لئے ایسے وقت میں آتے ہیں جب دنیا اس سے منکر ہوتی ہے اور جو دنیا کی رہنمائی کے لئے ہدایت لاتے ہیں ان کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اس بات کا ثبوت بھی پیش کریں کہ وہ واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہیں۔ اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ ان کے ساتھ نشانات بھی ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کی صداقت کے ثبوت میں "بیّنات" کو ضروری ٹھہرا دیا ہے۔

دنیا میں کوئی انسان بھی خواہ وہ مہذب ہے کسی درجہ میں ہو بغیر وجہ کے کسی بات کا قائل نہیں ہوتا۔ البتہ انبیاء علیہم السلام جو نشانات دکھاتے ہیں وہ ہر ایک انسان کے ذہنی ارتقاء کے مطابق ہوتے ہیں۔ جتنا کوئی انسان سعید طبیعت رکھتا ہے اتنا ہی اس کو ایمان لانے کے لئے نفیس اور نازک نشان کی ضرورت ہوتی ہے لیکن سارے انسان ایسے نہیں ہو سکتے جیسے کہ مثلاً سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ شاید یہ کہنا درست نہیں ہے کہ آپ کو کسی نشان دیکھنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ آپ کو جس نشان کی ضرورت تھی وہ آپ کی طبیعت کے مطابق نہایت نفیس اور باریک تھا۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات سے واقف تھے کہ آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ دوسرے لوگ بھی اس سے واقف تھے مگر دوسرے لوگوں کے لئے اتنا نشان کافی نہیں تھا مثلاً جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کو پہاڑی پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ کیا آپ مجھ پر یقین کریں گے تو سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ "ہاں کیونکہ آپ امین ہیں آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا"۔ لیکن جب آپ نے ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ تو سب لوگ آپ کو چھوڑ کر بھاگ گئے ابولہب نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ "کیا تو نے ہمیں اتنی سی بات کے لئے تکلیف دی تھی؟"

اب دیکھئے یہ لوگ آپ کو امین جانتے تھے اور اس کا کھلم کھلا اعتراف کرتے تھے مگر جب آپ نے ایک سچی بات کہی تو یہ لوگ آپ کی بات ماننے سے انکار کر گئے۔ آپ کا ہمیشہ سچ بولنا آپ کی صداقت کا بڑا نشان تھا چنانچہ قرآن کریم نے بھی اس کو آپ کی صداقت کا ایک نشان بیان کیا ہے جہاں یہ کہا گیا ہے کہ "میں نے ایک عمر آپ لوگوں میں بسر کی ہے کیا میں نے کبھی جھوٹی بات کہی ہے"۔ اہل دل کے لئے تو یہ واقعی بڑا نشان تھا۔ تاہم یہ نشان نفیس اور باریک تھا۔ ان لوگوں کو تو کوئی مادی نشان چاہیئے تھا۔ ایسا نشان ان پر اثر نہیں کر سکتا تھا لیکن سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک یہ آپ کی سچائی کا ایک عظیم الشان نشان تھا۔ چنانچہ جب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت کا دعوےٰ کیا تو سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہیں سفر پر تھے جب آپ واپس آئے تو لوگوں نے آپ سے کہا کہ آپ کے دوست نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے۔ آپ اسی وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا کہ کیا آپ نے ایسا دعوےٰ کیا ہے۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی صداقت کے لئے کوئی دلیل پیش کرنا چاہتے تھے مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں آپ یہ بتائیں کہ آپ نے ایسا دعوےٰ کیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر کچھ کہنا چاہتے تھے مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پھر روک دیا اور کہا کہ آپ بتائیں کہ آپ نے ایسا دعوےٰ کیا ہے۔ آپ نے آخر فرمایا کہ ہاں میں نے دعوےٰ کیا ہے اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فوراً کہا کہ میں آپ پر ایمان لاتا ہوں۔

حقیقت یہ ہے کہ سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی ایک عظیم الشان نشان یا معجزہ تھی۔ یہ معجزہ آپ کی طبیعت کے مطابق تھا اس لئے یہ آپ کے لئے کافی تھا مگر بعض دوسروں کے لئے یہ معجزہ کافی نہیں تھا وہ تو انہونی بات چاہتے تھے۔ وہ کوئی ایسا ثبوت مانگتے تھے جو ان کی موٹی عقلوں کو اپیل کرتا اسی طرح جس طرح بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مطالبہ کرتے تھے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کو "جہرۃً" دکھاؤ۔ ایسے نشانات کو اقتراحی نشانات کہا جاتا ہے اور بقول سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"اقتراحی نشانات کسی نبی نے نہیں دکھلائے"۔ (ملفوظات جلد دوم صـ۹۵)

اس کے باوجود اللہ تعالیٰ ہر نبی کے ساتھ بیّنات بھی لگا دیتا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ وہ واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اگرچہ جو لوگ ایک مامور من اللہ پر ایمان لے آتے ہیں وہ یہ نشانات دیکھتے ہی ہیں۔ تاہم وہ دوسروں کے لئے بھی اس کی صداقت کا ثبوت ہوتے ہیں۔ یہی نشانات ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ ہر نبی کے ساتھ بیّنات ہوتی ہیں۔ جیسا کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شق القمر کا معجزہ دیا گیا ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر آپ کو "قرآن کریم" کا ایسا معجزہ عطا ہوا ہے کہ جو قیامت تک آپ کی صداقت کا ثبوت پیش کرتا رہے گا۔ باوجود کھلے چیلنج کے آج تک کوئی اس معجزہ کا جواب پیش نہیں کر سکا۔ پھر آپ کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان یہ بھی ہے کہ آپ نے آخر میں کفار پر اپنی فتح کی خبر پہلے سے ہی دیدی تھی۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا اور جس کا ذکر متعدد بار قرآن کریم میں بھی آتا ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ جن لوگوں کو دنیا کی رہنمائی کے لئے مامور کرتا ہے ان کی صداقت کے ثبوت میں ان کو نشانات بھی عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ ہمارے زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے ثبوت کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے کئی نشانات عطا فرمائے ہیں اور یہ نشانات ایسے ہیں جن کو ہر احمدی جانتا ہے۔ تاہم وہ دوسرے لوگوں کے لئے بھی چراغ راہ بن سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ احمدیوں کو چاہیئے کہ ان نشانات کا ذکر کرتے رہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔ ان نشانات میں سے "مہوتسو" کا نشان ہے چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"پھر جلسہ مذاہب کا نشان ایک بڑا نشان ہے۔ خواجہ کمال الدین صاحب اور بہت سے دوست اس بات کے گواہ ہیں اور وہ قسم کھا کر بتلا سکتے ہیں کہ قبل از وقت ان کو بتلا دیا گیا تھا اور اشتہار چھاپ کر شائع کر دیا گیا تھا کہ ہمارا مضمون بالا رہا۔ اور ٹھیک اسی الہام کے موافق یہ نشان ہزارہا انسانوں کے روبرو پورا ہوا اور اردو، انگریزی اخبارات نے متفق اللفظ ہو کر اقرار کیا کہ ہمارا مضمون سب سے بڑھ کر رہا۔"

(ملفوظات جلد دوم صـ۱۱۱)

اسی طرح پنڈت لیکھرام کا نشان ہے پھر اس سے بھی بڑھ کر وہ عظیم الشان نشان ہے جو آپ نے نہایت تضرعات سے خود اللہ تعالیٰ سے مانگا تھا اور جو آپ کو ایک وجیہہ بیٹے کی پیدائش کے نشان کی صورت میں دیا گیا ہے۔ یہ ایک نہایت ہی کھلا کھلا اور واضح نشان ہے۔ اس نشان کی تفصیل نہایت واضح ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ نشان ایسا ہے جس سے بڑا نشان شاید آپ کو کوئی نہیں دیا گیا۔ آپ نے اپنے منکرین پر اپنی اور اسلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ایک ایسا نشان اللہ تعالیٰ سے طلب کیا تھا جو وہ گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ چنانچہ یہ عظیم الشان نشان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات میں لفظ بلفظ پورا ہوا ہے۔ احمدی دوستوں کو چاہیئے کہ اس صداقت اسلام کے عظیم الشان نشان کا جس طرح بھی ممکن ہو زیادہ سے زیادہ دنیا میں چرچا کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ سعید روحوں کو متاثر کرنے کے لئے یہ ایک عظیم ہتھیار ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھ میں دیا ہے۔

درخواستِ دعا

میری والدہ ماجدہ دمہ کی تکلیف کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ بے چینی اور کمزوری بہت ہے۔ نیند نہیں آتی اور معدہ بھی کام نہیں کر رہا جس کی وجہ سے بہت فکر اور تشویش ہے۔

تمام احمدی بھائی اور بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

سارہ بیگم اہلیہ میجر محمد سعید صاحب
کالا ضلع جہلم

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی

اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

مسلمانوں سے خلافت کا وعدۂ الٰہی۔ اس کی شرائط اور اس کی برکات

قرآن مجید کی آیت استخلاف کی نہایت اہم اور پُرمعارف تفسیر

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے گزشتہ پچاس سالہ بابرکت عہد خلافت کا ایک اہم کارنامہ یہ ہے کہ حضور نے قرآن مجید کی روشنی میں مسئلہ خلافت کو ایسے رنگ میں واضح کیا کہ اس کی برکات اور اس کی ضرورت و اہمیت خوب واضح ہو گئی ہے۔ تفسیر کبیر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ نور کی آیت استخلاف کی جو پُرمعارف تفسیر بیان فرمائی ہے۔ اس کا ایک حصہ بطور مثال درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون۔ (سورۂ نور)

ان آیات سے یہ مضمون شروع ہوتا ہے۔ کہ اگر مسلمان قومی طور پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں گے۔ تو ان کو کیا انعام ملے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میں سے جو لوگ خلافت پر ایمان لائیں گے۔ اور خلافت کے استحقاق کے مطابق عمل کریں گے۔ اور ایسے اعمال بجا لائیں گے۔ جو انہیں خلافت کا مستحق بنا دیں۔ ان سے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ زمین میں اسی طرح خلیفہ بنائے گا۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو اس نے خلیفہ بنایا۔ اور ان کی خاطر ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے۔ دنیا میں قائم کرے گا۔ اور جب بھی ان پر خوف آئے گا۔ اس کو امن سے بدل دے گا۔ اور ایسا ہوگا کہ وہ میری عبادت کرتے رہیں گے۔ اور کسی کو میرا شریک قرار نہیں دیں گے۔ لیکن جو لوگ مسئلہ خلافت پر ایمان لانا چھوڑ دیں گے۔ وہ انعام سے متمتع نہیں ہوں گے۔ بلکہ اطاعت سے خارج سمجھے جائیں گے۔

اس آیت میں مسلمانوں کی قسمت کا آخری فیصلہ کیا گیا ہے۔ اور ان سے یہ وعدہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ خلافت کے قائل رہیں اور اس غرض کے لئے مناسب کوشش اور جدوجہد بھی کرتے رہیں۔ تو جس طرح پہلی قوموں میں خدا تعالیٰ نے خلافت قائم کی ہے۔ اسی طرح ان کے اندر بھی خدا تعالیٰ خلافت قائم کرے گا۔ اور خلافت کے ذریعہ سے ان کو ان کے دین پر قائم فرمائے گا۔ جو خدا تعالیٰ نے انکے لئے پسند کیا ہے۔ اور اس دین کی جڑیں مضبوط کر دے گا۔ اور خوف کے بعد امن کی حالت ان پر لے آئے گا۔ جس کے نتیجہ میں وہ خدائے واحد کے پرستار بنے رہیں گے اور شرک نہیں کریں گے۔

مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ ایک وعدہ ہے پیشگوئی نہیں۔ اگر مسلمان ایمان بالخلافت پر قائم نہیں رہیں گے۔ اور ان اعمال کو ترک کر دیں گے۔ جو خلافت کے قیام کے لئے ضروری ہیں۔ تو وہ اس انعام کے مستحق نہیں رہیں گے۔ تو خدا تعالیٰ پر وہ الزام نہیں دے سکیں گے۔ کہ اس نے وعدہ پورا نہیں کیا۔

پھر خلافت کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ

واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون

یعنی جب خلافت کا نظام جاری کیا جائے۔ تو اس وقت تمہارا فرض ہے کہ تم نمازیں قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت کرو۔ گویا خلفاء کے ساتھ دین کی تمکین کر کے وہ اطاعت رسول کرنے والے ہی قرار پائیں گے

یہ وہی نکتہ ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ

من اطاع امیری فقد اطاعنی ومن اعصیٰ امیری فقد اعصانی۔

یعنی جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی۔ اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون

فرما کر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ اس وقت رسول کی اطاعت اسی رنگ میں ہوگی کہ اشاعت و تمکین دین کے لئے نمازیں قائم کی جائیں زکوٰتیں دی جائیں۔ اور خلفاء کی پورے طور پر اطاعت کی جائے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ اقامت صلوٰۃ اپنے صحیح معنوں میں خلافت کے بغیر نہیں ہو سکتی چنانچہ دیکھ لو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زکوٰۃ کی وصولی کا باقاعدہ انتظام تھا۔ پھر جب آپ کی وفات ہو گئی اور حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہو گئے۔ تو اہل عرب کے کثیر حصہ نے زکوٰۃ سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ یہ حکم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہی مخصوص تھا۔ بعد کے خلفاء کے لئے نہیں۔ مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے اس مطالبہ کو تسلیم نہ کیا۔ بلکہ فرمایا کہ اگر یہ لوگ اونٹ کے گھٹنے کو باندھنے والی رسی بھی زکوٰۃ میں دینے سے انکار کریں گے۔ تو میں ان سے جنگ جاری رکھوں گا۔ اور اس وقت تک بس نہیں کروں گا جب تک ان سے اسی رنگ میں زکوٰۃ وصول نہ کر لوں جس رنگ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ادا کیا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ اس مہم میں کامیاب ہوئے اور زکوٰۃ کا نظام پھر جاری ہو گیا۔ جو بعد کے خلفاء کے زمانہ میں بھی جاری رہا۔ مگر جب سے خلافت جاتی رہی مسلمانوں میں زکوٰۃ کی وصولی کا بھی کوئی انتظام نہ رہا اور یہی اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا تھا کہ اگر خلافت کا نظام نہ ہو۔ تو مسلمان زکوٰۃ کے حکم پر عمل ہی نہیں کر سکتے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ زکوٰۃ جیسا کہ اسلامی تعلیم کا منشاء ہے امراء سے لی جاتی ہے۔ اور ایک نظام کے ماتحت غرباء کی ضروریات پر خرچ کی جاتی ہے۔ اب ایسا تو نہیں ہو سکتا کہ جہاں ایک باقاعدہ نظام نہ ہو۔ وہاں آدمی اگر

نگران بورڈ کے ممبران اور صدر کا انتخاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے منظوری عطا فرمادی

(۱) امرائے اضلاع و علاقائی امرائے پاکستان کا اجلاس مورخہ ۲۱/۳/۶۴ کو بمقام ربوہ اس عاجز کی زیر صدارت ہوا۔ جس میں حسب ذیل ممبران نگران بورڈ منتخب ہوئے:۔

(۱) محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب شیخوپورہ
(۲) " چوہدری انور اللہ خان صاحب لاہور
(۳) " شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی
(۴) محترم ملک عمر علی صاحب ملتان
(۵) " چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ سیالکوٹ
(۶) خاکسار مرزا عبدالحق

ان کے علاوہ حسب ذیل ممبران بلحاظ عہدہ ہیں۔

(۷) محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ
(۸) " صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ مجلس تحریک جدید
(۹) " شیخ محمد احمد صاحب مظہر صدر مجلس وقف جدید
(۱۰) " مولوی محمد صاحب امیر مشرقی پاکستان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم ان دس ممبران کی منظوری دے دی ہے۔

خاکسار:۔ مرزا عبدالحق (امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب)

(۲) نئے نگران بورڈ کا اجلاس خاکسار کی صدارت میں ۲۲/۳/۶۴ بمقام ربوہ منعقد ہوا۔ اس اجلاس نے متفقہ طور پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں یہ سفارش کی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ محترم مرزا عبدالحق صاحب کو نگران بورڈ کا صدر منظور فرما دیں۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس سفارش کو منظور فرما لیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے۔ دعا کی درخواست بھی ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب کو اپنی اس اہم ذمہ داری کو کماحقہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار:۔ مرزا ناصر احمد (صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

چند غربا میں زکوٰۃ کا روپیہ تقسیم بھی کر دے تو اس کے وہ خوشگوار نتائج کہاں نکل سکتے ہیں جب کہ زکوٰۃ ساری جماعت سے وصول کی جائے اور ساری جماعت کے غربا میں تقسیم کی جائے

اسی طرح اقامت صلوٰۃ بھی اپنے صحیح معنوں میں خلافت کے بغیر نہیں ہو سکتی آج اس کی وجہ یہ ہے کہ صلوٰۃ کا بہترین حصہ جمعہ ہے جس میں خطبہ پڑھا جاتا ہے اور قومی ضرورتوں کو لوگوں کے سامنے رکھا جاتا ہے اب اگر خلافت کا نظام نہ ہو تو قومی ضروریات کا پتہ کس طرح لگ سکتا ہے مثلاً پاکستان کی جماعتوں کو کیا علم ہو سکتا ہے کہ چین اور جاپان اور دیگر ممالک میں اشاعت اسلام کے سلسلہ میں کیا ہو رہا ہے اور اسلام ان سے کن قربانیوں کا مطالبہ کر رہا ہے اگر ایک مرکز ہوگا اور ایک خلیفہ ہوگا جو تمام مسلمانوں کے نزدیک واجب الاطاعت ہوگا تو اسے تمام اکناف عالم سے رپورٹیں پہنچتی رہیں گی کہ یہاں یہ ہو رہا ہے اور وہاں وہ ہو رہا ہے اور اس طرح وہ لوگوں کو بتا سکے گا کہ آج فلاں قسم کی قربانیوں کی ضرورت ہے اور آج فلاں قسم کی خدمات آپ کو پیش کرنے کی حاجت ہے

درحقیقت اقامت الصلوٰۃ بغیر خلیفہ کے نہیں ہو سکتی اسی طرح اطاعت رسول بھی جس کا اس آیت میں ذکر ہے خلیفہ کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ رسول کی اطاعت کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ سب کو وحدت کے ایک رشتہ میں پرو دیا جائے یوں تو صحابہؓ بھی نمازیں پڑھتے تھے اور آج کل کے مسلمان بھی نمازیں پڑھتے ہیں صحابہؓ بھی حج کرتے تھے اور آج کل کے مسلمان بھی حج کرتے ہیں پھر صحابہؓ اور آج کل کے مسلمانوں میں فرق کیا ہے یہی ہے کہ صحابہؓ میں ایک نظام کا تابع ہونے کی وجہ سے اطاعت کی روح حد کمال کو پہنچی ہوئی تھی۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب بھی انہیں کوئی حکم دیتے صحابہؓ اسی وقت اس پر عمل کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے لیکن یہ اطاعت کی روح آج کل کے مسلمانوں میں نہیں مسلمان نمازیں بھی پڑھیں گے روزے بھی رکھیں گے حج بھی کریں گے مگر ان کے اندر اطاعت کا مادہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ اطاعت کا مادہ نظام کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا پس جب بھی خلافت ہوگی اطاعت رسول بھی ہوگی کیونکہ اطاعت رسول یہ نہیں کہ نمازیں پڑھو یا روزے رکھو یا حج کرو۔ یہ تو خدا کے احکام کی اطاعت ہے اطاعت رسول یہ ہے کہ جب وہ کہے کہ اب نمازوں پر زور دینے کا وقت ہے تو سب لوگ نمازوں پر زور دینا شروع کر دیں اور جب وہ کہے کہ اب زکوٰۃ اور چندوں کی ضرورت ہے تو وہ زکوٰۃ اور چندوں پر زور دینا شروع کر دیں اور جب وہ کہے کہ اب جانی قربانی کی ضرورت ہے یا وطن کو قربان کرنے کی ضرورت ہے تو وہ جانیں اور اپنے وطن کو قربان کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ غرض یہ تین باتیں ایسی ہیں جو خلافت کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں اگر خلافت نہ ہوگی تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تمہاری نمازیں بھی جاتی رہیں گی تمہاری زکوٰۃ بھی جاتی رہے گی اور تمہارے دل سے اطاعت رسول کا مادہ بھی جاتا رہے گا ہماری جماعت کو چونکہ ایک نظام کے ماتحت رہنے کی عادت ہے اور اس کے افراد اطاعت کا مادہ اپنے اندر رکھتے ہیں اس لئے اگر ہماری جماعت کے افراد کو آج اٹھا کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں رکھ دیا جائے تو وہ اسی طرح اطاعت کرنے لگ جائیں گے جس طرح صحابہ کیا کرتے تھے لیکن اگر کسی غیر احمدی کو اپنی بصیرت کی آنکھ سے تم اس زمانہ میں لے جاؤ تو تمہیں قدم قدم پر وہ ٹھوکریں کھاتا ہوا دکھائی دے گا اور وہ کہے گا ذرا ٹھہر جائیں مجھے فلاں حکم کی سمجھ نہیں آئی۔ بلکہ جس طرح ایک پٹھان کے متعلق مشہور ہے کہ اس نے کہہ دیا وہ خو محمد صاحب کا نماز ٹوٹ گیا" کیونکہ قدوری میں لکھا ہے کہ حرکت کبیرہ سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ اسی طرح وہ بعض باتوں کا انکار کرنے لگ جائے گا لیکن اگر ایک احمدی کو لے جاؤ تو اس کو پتہ بھی نہیں لگے گا کہ کسی غیر مانوس جگہ میں آ گیا ہے بلکہ جس طرح مشین کا پرزہ نکال کر اپنی جگہ پر لگایا جاتا ہے اسی طرح وہ وہاں پر فٹ آ جائے گا اور جاتے ہی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا صحابی بن جائے گا۔ اور آپؐ کے ہر حکم کی بلا چون و چرا اطاعت کرنے لگ جائے گا۔ اور ائمہ اربعہ اس کے لئے کبھی ٹھوکر کا موجب نہیں بنیں گے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہوگا کہ اصل حکم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے ائمہ اربعہ تو محض آپ کے غلام بلکہ شاگردوں کے بھی شاگرد ہیں۔

یہ آیت جو آیت استخلاف کہلاتی ہے اس میں مندرجہ ذیل امور بیان کئے گئے ہیں

اول جس انعام کا یہاں ذکر کیا گیا ہے وہ ایک وعدہ ہے

دوم یہ وعدہ امت سے ہے جب تک وہ ایمان اور عمل صالح پر کاربند رہے

سوم اس وعدہ کی غرض یہ ہے کہ

(الف) مسلمان بھی وہی انعام پائیں جو پہلی امتوں نے پائے تھے کیونکہ فرماتا ہے

لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم

(ب) اس وعدہ کی دوسری غرض تمکین دین ہے

(ج) اس کی تیسری غرض مسلمانوں کے خوف کو امن سے بدل دینا ہے

(د) اس کی چوتھی غرض شرک کا دور کرنا اور اللہ تعالےٰ کی عبادت کا قیام ہے۔

(باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

قسط نمبر ۲

گیمبیا (مغربی افریقہ) میں دعوتِ حق

شارع عام میں تقاریر۔ قریباً اڑھائی سو افراد کا قبولِ اسلام

(مکرم چوہدری محمد شریف صاحب انچارج گیمبیا مشن بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

⚫ شارع عام میں لیکچرز

بارشوں کے ختم ہو جانے اور موسم کے کچھ معتدل ہونے پر باتھرسٹ اور اس کے گرد و نواح میں پبلک سٹریٹ لیکچروں کا سلسلہ بھی شروع کیا گیا۔ چنانچہ دو لیکچر قصبہ باکاؤ میں (جو باتھرسٹ سے آٹھ میل دور واقعہ ہے) دئے گئے۔ ایک لیکچر (سیرا کنڈا) میں اور ایک لیکچر باتھرسٹ شہر کے ایک شارع عام میں دیا گیا۔

ہر لیکچر کا وقت عموماً تین گھنٹے تھا جس میں خاکسار کے علاوہ ہمارے لوکل مبلغ الشیخ ابراہیم جکنی صاحب برادرم کیٹا صاحب (پریذیڈنٹ) اور برادرم لامین انجائے صاحب (سیکرٹری تبلیغ) بھی حصہ لیتے رہے اور اپنی اپنی زبانوں (مینڈنگو اور وولف) میں تقاریر کرتے رہے اور خاکسار کے لیکچروں کا ترجمہ بھی جکنی صاحب مینڈنگو میں اور برادرم علی بہ صاحب وولف میں کرتے رہے فجزاھم اللہ جمیعاً احسن الجزاء۔

ہر لیکچر میں لاؤڈ سپیکر بھی استعمال کیا جاتا رہا اور اس طرح اپنی آواز دور دور تک پہنچائی جاتی رہی اور سب خورد و کلاں اور خاص و عام انہیں سنتے رہے۔ اہلِ (باکاؤ) کا شوق خدا تعالیٰ کے فضل سے اس قدر ہمارے پہلے لیکچر کے بعد بڑھا کہ انہوں نے یہ درخواست کی کہ ہر ہفتہ ہی ہمارے قصبہ میں لیکچر دیا کریں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے باکاؤ میں بھی ہماری ایک مضبوط جماعت اس عرصہ میں پیدا ہو گئی۔

⚫ متفرق امور

جسونگ میں ہمارا عربی مدرسہ بھی جاری رہا اور احباب جماعت مالی لحاظ سے بھی اپنا فرض حتی الوسع ادا کرتے رہے۔ ایک احمدی بھائی کی خاص درخواست پر ان کی ایک عزیزہ کا نکاح بھی صحیح اسلامی دستور کے مطابق میں نے پڑھا۔ افریقہ کی یہ بھی ایک متعدی بیماری ہے کہ یہاں نکاح دیرپا نہیں ہوتا۔ عورتیں جلد جلد خاوند اور مرد جلد جلد بیویاں بدلتے رہتے ہیں اور یہ صرف نہایت ہی معمولی غیر قابل ذکر امور کی بناء پر طلاق دیدینے یا بغیر تکلیف طلاق حاصل کر لینے کی خرابی کی وجہ سے ہے۔ اسی لئے شارع اسلام صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان ابغض الحلال عند اللہ الطلاق"۔

برادرم لامین انجائے صاحب (ہمارے یہاں سب سے پہلے احمدی اور سیکرٹری تبلیغ) کے گھر میں ایک اور بچہ پیدا ہوا جس کا نام انہوں نے تیمناً (غلام احمد) رکھا۔ اس سے پہلے ایک بچہ کا نام انہوں نے برادرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی صاحب کے نام پر سیفی رکھا ہوا ہے۔ مینجنگ کمیٹی جماعت احمدیہ گیمبیا کی چھ میٹنگوں میں شرکت کی۔

مدرسہ احمدیہ کے لئے باتھرسٹ میں جو قطعہ ابتدائی طور پر منظور ہوا تھا وہ مناسب نہ پایا گیا کیونکہ اس میں صرف مدرسہ ہی تعمیر ہو سکتا تھا اور زمین نشیب میں واقعہ تھی جس کو ہموار کرنے کے لئے ایک بڑی رقم کی ضرورت پڑتی تھی اسلئے ہیڈ صاحب سروے ڈیپارٹمنٹ گیمبیا (برادرم ابوبکر جبہ ہماری جماعت کے پہلے پریذیڈنٹ صاحب) نے ہمارے لئے اور ایک موزوں قطعہ نئی آبادی میں نکالا جس میں احمدیہ مسجد، احمدیہ مشن اور مدرسہ تینوں تعمیر ہو سکتے ہیں اس لئے ان کے مشورہ اور مینجنگ کمیٹی کے متفقہ فیصلہ کے مطابق پہلے قطعہ کو اس قطعہ کے ساتھ تبدیل کر دینے کی درخواست حکومت کو دے دی گئی ہے اور افسران اراضی سرکار نے وعدہ کیا ہے کہ انشاء اللہ پانچ چھ ماہ کے اندر اندر یہ قطعہ باضابطہ طور پر جماعت احمدیہ کو دیدینے کی کوشش کریں گے۔

سیرا کنڈا میں احمدیہ مشن اور احمدیہ سکول کے لئے زمین کے ایک قطعہ کے متعلق جو درخواست دے رکھی ہے وہ بھی تاحال زیر غور ہے۔

⚫ نو مبائعین

یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہماری ان حقیر کوششوں میں برکت ڈالی اور اس سال بھی میں اڑھائی سو کے قریب نفوس کی زیادتی جماعت کی تعداد میں ہوئی جن میں سے ۴۸ عاقل و بالغ چندہ دہندگان ہیں اور زیادہ تر (باکاؤ) سے تعلق رکھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو استقامت عطا فرمائے۔ اور ان تمام روحانی و جسمانی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے جو اس زمانہ میں اسلام و احمدیت کے ساتھ حسن نیت کے ساتھ منسلک ہونے میں وابستہ ہیں

آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

درخواست دعا

آخر میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے اور ہمیں کامیابی عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ کی پینتالیسویں مجلس مشاورت کی مختصر روئداد

نگران بورڈ کی تشکیل کے متعلق سب کمیٹی کی سفارشات پر غور تحریک جدید اور وقف جدید کے بجٹ

تیسرا اجلاس منعقدہ ۲۱ مارچ ۱۹۶۴ء

ربوہ ۲۱ ماہ امان آج چار بجے بعد دوپہر جماعت احمدیہ کی پینتالیسویں مجلس مشاورت کا تیسرا اجلاس شروع ہوا۔ صدارت کے فرائض زیر ہدایت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائلپور نے سرانجام دیئے اور ان کی مدد کے لئے محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ بھی بھی تشریف فرما رہے۔ کارروائی کا آغاز اجتماعی دعا سے ہوا۔ جس کے بعد محترم صاحب صدر نے مقررہ وقت میں جملہ کارروائی کو بخیر و خوبی سرانجام دینے کے لئے بعض ضروری ہدایات دیں۔ بعد ازاں سب کمیٹی بابت نگرانی بورڈ کی رپورٹ کمیٹی کے صدر محترم مرزا عبدالحق صاحب نے پیش فرمائی۔ اور پھر اس سب کمیٹی کی سفارشات پر غور شروع ہوا۔

سب کمیٹی نگران بورڈ کی رپورٹ

سب سے پہلے ایجنڈے کی تجویز ۲ پر غور شروع ہوا۔ اس تجویز میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی رحلت کے پیش نظر نگران بورڈ اور اس کے صدر کے تقرر کا معاملہ برائے غور مشورہ پیش کیا گیا تھا تا اس مشورہ کو بغرض منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا جا سکے۔

اس بارہ میں سب کمیٹی کی سفارشات کا خلاصہ یہ تھا کہ —— نگران بورڈ قائم رہنا چاہیئے اس کے ممبران کی کل تعداد دس ہو۔ جن میں سے ایک مشرقی پاکستان کی احمدی جماعتوں کا صوبائی امیر بھی ہو۔ نیز تینوں مرکزی ادارے یعنی صدر انجمن احمدیہ انجمن تحریک جدید اور انجمن وقف جدید کے صدر صاحبان بھی اس کے ممبر ہوں۔ نگران بورڈ کے ممبران کا انتخاب تین سال کے لئے ہو اور مغربی پاکستان کی احمدی جماعتوں کے امرائے اضلاع و علاقائی ان ممبران کا انتخاب کریں۔ یہ ممبران اپنے میں سے کسی کو ماسوا صدر صاحبان مرکزی ادارہ جات تین سال کے لئے بورڈ کا صدر منتخب کریں۔

سب کمیٹی نے نگران بورڈ کے فرائض اور دیگر انتظامی امور کے بارہ میں بھی بعض سفارشات پیش کیں۔ جن کے بعد اس معاملہ پر عام بحث شروع ہوئی۔ مندرجہ ذیل نمائندگان نے اس میں حصہ لیا۔

مکرم چوہدری عصمت اللہ صاحب لائلپور ضلع لائلپور۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور۔ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ۔ مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر ربوہ۔ مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب لاہور۔ مکرم شیخ محمود الحسن صاحب مشرقی پاکستان۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب مکرم عبدالمجید صاحب کراچی۔ مکرم قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ مکرم خواجہ غلام نبی صاحب گلکار راولپنڈی۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ربوہ اور مکرم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا۔

کافی بحث و تمحیص کے بعد نمائندگان نے سب کمیٹی کی سفارشات کو مندرجہ ذیل ترمیم کے ساتھ منظور کر لیا کہ:-

نگران بورڈ کے ممبران کا انتخاب صرف مغربی پاکستان کے نہیں بلکہ پورے پاکستان کی احمدی جماعتوں کے علاقائی و اضلاعی امراء کریں۔

سب کمیٹی تحریک جدید و وقف جدید کی رپورٹ

سب کمیٹی بابت نگران بورڈ کی سفارشات پر غور کرنے کے بعد محترم صدر مجلس کے ارشاد پر سب کمیٹی تحریک جدید و وقف جدید کی رپورٹ کمیٹی کے صدر مکرم حافظ عبدالسلام صاحب نے پیش کی۔ اس کمیٹی نے تحریک جدید اور وقف جدید کے بجٹ ہائے آمد و خرچ بابت ۱۹۶۵-۱۹۶۴ء کے متعلق اپنی سفارشات پیش کرنا تھیں۔

بجٹ تحریک جدید سب کمیٹی نے تحریک جدید کے بجٹ میں متوقع آمد بقدر ۔/۷۷ و ۲م ۳۲ روپیہ اور اسی قدر مجوزہ خرچ کی منظوری کی سفارش کی تاہم آمد کے تخمینہ میں گزشتہ سال کی نسبت ۵ لاکھ ہزار روپے کے متوقع اضافے کے پیش نظر آمد بڑھانے کے ضمن میں درج ذیل تجاویز پیش کیں۔

(۱) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ارشاد کی روشنی میں مجلس خدام الاحمدیہ پر پہلے کی نسبت زیادہ ذمہ داری ڈالی جائے۔ حضور نے سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۹۵۰ء کے موقع پر خدام کو تحریک جدید کے تعلق میں ان کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا:-

"میں سب سے پہلے ان کے سپرد یہ کام کرتا ہوں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے اور آگے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور کوئی نوجوان ایسا نہیں رہے گا۔ جو دفتر دوم میں شامل نہ ہو اور کوشش کریں کہ ساری کی ساری رقم وصول ہو جائے"

(۲) افراد کے بقایا جات سے ان کی جماعت کے عہدیداران متعلقہ کو بھی مطلع کیا جائے تاکہ مرکز کے براہ راست مطالبہ کے ساتھ عہدیداران لال بھی موثر رنگ میں دباؤ ڈال سکیں۔

(۳) انسپکٹران کی تعداد میں مناسب اضافہ کیا جائے اور اگر بجٹ اس کا متحمل نہ ہو تو ممالک بیرون سے آئے ہوئے مبلغین کے دورے جماعتوں میں کرائے جائیں۔

(۴) مقامی جماعتوں میں سیکرٹریان تحریک جدید و وقف جدید کو زیادہ مفید اور موثر وجود بنانے کے لئے انہیں جماعت کی مجلس عاملہ کا رکن بنانے کی سفارش کی جائے۔

علاوہ ازیں سب کمیٹی نے جونیئر کوارٹرز کے صحنوں میں توسیع کی طرف توجہ دلائی اور سفارش کی کہ اس قسم کے اخراجات کا اندازہ جلد لگوا کر اسے آمد متعلقہ میں آمد کے ساتھ مشروط کر دیا جائے۔

بجٹ وقف جدید سب کمیٹی نے انجمن وقف جدید کے بجٹ سال ۱۹۶۵-۱۹۶۴ء کے ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ کے آمد و خرچ میں بیس ہزار روپیہ کا اضافہ تجویز کر کے کل بجٹ بقدر ایک لاکھ ستر ہزار روپے منظور کئے جانے کی سفارش کی۔ کمیٹی نے آئندہ سال معلمین کی تعداد کو بڑھا کر کم از کم سو تک پہنچا دینے کی بھی سفارش کی۔ نیز آمد بڑھانے کے لئے حسب ذیل ذرائع تجویز کئے۔

(۱) مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب زیادہ سے زیادہ جماعتوں میں دورے کریں خصوصاً ضلعوار نظام کے ماتحت عہدیداران کے جہاں جہاں اجلاس منعقد ہوں۔ ان میں شمولیت فرماویں۔

(۲) جس طرح تحریک جدید کے دفتر دوم کی خاص اعانت کی ذمہ داری مجلس خدام الاحمدیہ پر ڈالی گئی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں سفارش کی جائے کہ وقف جدید کی خاص اعانت کی ذمہ داری انصار اللہ پر ڈالی جائے۔ جو اس امر کی نگرانی کرے کہ وقف جدید کے مالی جہاد میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی تعمیل میں ہر فرد جماعت کم از کم چھ روپے ادا کرے۔ البتہ صاحب حیثیت احباب اپنی مالی استطاعت کے شایان شان ضرور چھ روپے سے بڑھ کر حصہ لیں۔

(۳) ضلعی نظام کو بھی مذکورہ بالا امور کی نگرانی کے لئے مکلف کیا جائے۔

لٹریچر کی طباعت کے سلسلہ میں سب کمیٹی نے صدر انجمن اور وقف جدید کے کام میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی سفارش کی۔ اس ضمن میں کمیٹی نے ایک پلاننگ بورڈ کی تشکیل پر زور دیا۔ جس میں صدر انجمن احمدیہ اور وقف جدید کے ممبران ہوں اور اگر ضرورت ہو تو مجلس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے اراکین کو بھی شامل کیا جا سکے۔ اس بورڈ کے لئے کمیٹی نے ضروری قرار دیا کہ یہ لٹریچر کی ضرورت کے مطابق پلاننگ کرے نیز کمیٹی نے اس امر پر بھی زور دیا کہ صدر انجمن اور وقف جدید حتی المقدور ایک دوسرے کو مفت لٹریچر مہیا کرنے میں باہم تعاون کریں۔

سب کمیٹی تحریک جدید و وقف جدید کی رپورٹ پیش ہونے کے بعد ۶ بجے شام محترم صاحب صدر نے شوریٰ کا اجلاس ۲۲ مارچ ۱۹۶۴ء کے ۹ بجے صبح تک ملتوی کر دیا اور تیسرے اجلاس کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

اطفال اور رپورٹ

بہت سی مجالس یہ کامیاب تجربہ کر چکی ہیں کہ بچوں کی روزانہ تعلیمی و تربیتی کلاس مسجد یا حلقہ کے مرکز میں چلانا نہایت ہی مفید اور آسان ہے۔ کیونکہ بچوں کو کسی کام کا شوق دلا دیا جائے تو پھر وہ خود ہی اس کام کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔

پس ضروری ہے کہ شہری مجالس اپنے حلقوں کے مراکز میں اور دیہاتی مجالس اپنی مساجد میں روزانہ بچوں کی کلاس جاری کریں۔ خواہ وہ دس پندرہ منٹ کی ہی ہوا کرے۔ اور اس میں کوئی ایک سبق آسان رنگ میں سمجھا کر کئی بار دہرا دیا جائے اور عملی رنگ میں بھی اسکو جاری کروا دیا جائے۔ اس بارہ میں جو مشکلات ہوں ان سے شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کو اطلاع دی جائے۔ ہر ممکن مدد کی جائے گی (انشاء اللہ)

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

دارالضیافت ربوہ میں موصول ہونے والے عطیہ جات و صدقات

ماہ فروری ۱۹۶۲ء میں مندرجہ ذیل مخیر احباب کی طرف سے عطایا جات / صدقات / فدیہ رمضان کی رقوم موصول ہوئی ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے خاص فضل سے نوازے اور جملہ مقاصد میں کامیاب کرے اور ہر حالت میں ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(مرزا اللہ (؟) چراغ افسر لنگر خانہ ربوہ)

عطایا جات:-

- مکرم ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب راولپنڈی بذریعہ مرزا عزیز احمد صاحب — عطیہ .. — ۳۰
- ″ نثار احمد صاحب راولپنڈی — ″ .. — ۱۰
- محترمہ حسین بی بی صاحبہ والدہ چوہدری بشیر احمد صاحب وینس مردان — ″ .. — ۵
- مکرم شیخ محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال لائل پور — ″ .. — ۵
- محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ بذریعہ ملک ممتاز احمد صاحب بھلکہ سرگودہا ربوہ — ″ .. — ۵
- محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ صدر لجنہ سرگودہا بذریعہ صدر لجنہ دارالصدر شرقی — ″ .. — ۵
- مکرم ملک نیاز حسین صاحب کچہری بازار اوکاڑہ — ″ .. — ۲
- ″ چوہدری فضل الدین صاحب لائل پور — ″ .. — ۲

صدقات:-

- مکرم شیخ فضل احمد صاحب لاہور — صدقہ بکرے .. — ۳۰
- ″ میر انور علی صاحب انسپکٹر بیت المال ربوہ — ″ .. — ۱
- محترمہ بیگم صاحبہ مرزا رشید احمد صاحب بذریعہ مرزا انور احمد صاحب — ″ .. — ۵۰
- طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لاہور — صدقہ .. — ۲۰
- مکرم ملک غلام نبی صاحب کیمل پور — ″ .. — ۴۰
- مکرم محمد امین خان صاحب بنوں — ″ .. — ۵
- ″ احمد مختار صاحب کراچی — ″ .. — ۲۵
- محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری محمد نقی صاحب مرحوم منٹگمری — کھانا غرباء .. — ۲۰
- ″ امۃ الحی بیگم صاحبہ لاہور کینٹ — صدقہ بکرے صحت حضور ایدہ اللہ .. — ۱۰۰ مجموعی
- محترمہ شریفہ بیگم صاحبہ عزیز آباد کراچی — صدقہ بکرا .. — ۳۵
- ″ پروین اختر صاحبہ راولپنڈی بذریعہ مشتاق احمد صاحب عمر مینال بلاد — ″ .. — ۳۰
- مکرم قاضی حبیب دین صاحب ہیڈ کلرک بذریعہ افسر صاحب خزانہ ربوہ — صدقہ غرباء .. — ۱۰۰
- ″ محمود احمد صاحب باجوہ ماڑی پور کراچی بذریعہ ناصر احمد صاحب باجوہ — صدقہ .. — ۱۰
- محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبدالغفور صاحب کرک لاہور چھاؤنی — صدقہ لنگر خانہ .. — ۲۵
- ″ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ربوہ — صدقہ .. — ۱۰
- مکرم شیخ محمد رفیع الدین صاحب بذریعہ محمد عالم صاحب سیکرٹری مال سرگودہا — صدقہ بکرا .. — ۳۰
- محترمہ امۃ الحمید صاحبہ بیگم خان ضیاء الحق خان صاحب خانپور ضلع رحیم یار خان امداد غرباء .. — ۱۰
- مکرم سید حضرت اللہ پاشا صاحب بذریعہ صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ — صدقہ بکرا .. — ۲۵
- ″ ملک محمد احمد و صفی اللہ صاحب دارالرحمت ربوہ — صدقہ .. — ۱
- محترمہ مسز شمیم لطیف صاحبہ ۲ سورت روڈ واہ کینٹ — صدقہ .. — ۵ / افطاری .. — ۵
- مکرم سید حضرت اللہ پاشا صاحب اسلامیہ پارک لاہور — صدقہ بکرا .. — ۳۰
- ″ میجر حبیب اللہ خان صاحب دوالمیال ضلع جہلم — صدقہ .. — ۱۰
- ″ چوہدری الہ بخش صاحب ریلوے گارڈ خانپور — ″ .. — ۵
- ″ عبدالغفار صاحب پشاور — ″ .. — ۳
- ″ چوہدری سلیم احمد صاحب میگنہ ٹیکسٹائل ملز ٹانگی ڈھاکہ — ″ .. — ۳۰
- محترمہ امۃ القیوم صاحبہ شمس ۳۳ پار لائنز راولپنڈی — ″ .. — ۵
- ″ امۃ الحی بیگم صاحبہ لاہور چھاؤنی — صدقہ مساکین — صدقہ مساکین .. — ۱۰۰
- مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب ربوہ — صدقہ بکرا — صدقہ بکرا .. — ۳۰
- مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی بذریعہ صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب لاہور — صدقہ .. — ۲۰
- ″ ملک فضل عمر صاحب واہ کینٹ — ″ .. — ۳
- ″ چوہدری مقبول احمد صاحب ڈسٹرکٹ انجینئر شیخوپورہ — صدقہ بکرا .. — ۳۰
- محترمہ بیگم صاحبہ میاں ظفر احمد صاحب ڈھاکہ — ″ .. — ۳۰
- مکرم میجر غلام محمد صاحب اقبال چاٹگانگ — صدقہ .. — ۱۰
- مکرم فاروق احمد صاحب میرٹھ — صدقہ بکرا .. — ۳۵
- مکرم ناصر احمد صاحب ابن شیخ یوسف علی صاحب مرحوم راولپنڈی — صدقہ .. — ۵
- محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری محمد نقی صاحب مرحوم منٹگمری — صدقہ بکرا .. — ۳۵
- مکرم نذیر احمد صاحب مہاجر بکڈپو میکوال — صدقہ صحت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ .. — ۳۰

فدیہ رمضان المبارک / افطاری / متفرق

- مکرم غلام احمد صاحب بصیر پور — فدیہ .. — ۲۵
- مکرم چوہدری محمد صادق صاحب لائل پور — افطاری .. — ۶
- محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ گوٹے کی گجرات — امداد درویشان — ۹۵ — ۴
- محترمہ بدر بیگم صاحبہ لاہور چھاؤنی — فدیہ — ۱۰۰
- مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب نائب آڈیٹر ربوہ — ″ .. — ۱۰

لیہ میں جماعتہائے احمدیہ ضلع مظفر گڑھ کے نمائندگان کا ریفریشر کورس

مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع مظفر گڑھ نے اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ اور سیکرٹری مال صاحبان کے ریفریشر کورس کا انتظام کیا۔ اس میں مرکز ربوہ سے تشریف لاکر مکرم مولوی قمر الدین صاحب اور مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد فاضل نے جملہ نمائندگان کو جماعتی نظام اور اس کی برکات سے آگاہ فرمایا۔

مقامی جماعت احمدیہ لیہ نے معزز شہری احباب کے اعزاز میں ٹی پارٹی کا وسیع پیمانہ پر انتظام کیا۔ جس میں مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی نے مرکز سے تشریف لانے والے مہمانوں کا حاضرین سے تعارف کرایا۔ بعد ازاں مکرم مولوی قمر الدین صاحب اور مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارفع مقام۔ مواخات اسلام اور جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت اور اسکے ذریعہ احیاء دین اسلام پر احسن پیرایہ میں روشنی ڈالی۔

۹ مارچ بعد نماز مغرب ہر دو اصحاب نے جماعت احمدیہ لیہ کے اراکین سے خطاب فرمایا اور بعض تربیتی امور بیان فرمائے۔

خاکسار ماسٹر حامد علی احمدی پپلوں۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لیہ ضلع مظفر گڑھ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے

درخواست ہائے دعا

۱۔ حبیب الرحمٰن صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان کا لڑکا اور عاجز کی دونوں بچیاں پیچش و بخار میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمادے۔ آمین۔ (عبدالعزیز دینس شاہد مربی ڈیرہ اسماعیل خان)

۲۔ ڈاکٹر محمد سعید صاحب جے پور والے سخت بیمار ہیں۔ سب بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور ان کا سایہ ان کے بچوں اور بیوی پر سلامت رہے (والدہ ڈاکٹر اختر محمود ۲۱ مال روڈ لاہور)

۳۔ میرے تین بچے مختلف امتحانات میں شریک ہیں احباب سے ان کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (غیر محمد نائب امیر جماعت احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخان)

۴۔ مکرم ناظم صاحب تحریک جدید واہ کینٹ تحریر فرماتے ہیں کہ مکرم میاں عبدالقدوس صاحب پسر میاں عبدالمجید صاحب نے اپنا وعدہ تحریک جدید سو فی صدی ادا کر دیا ہے۔ موصوف بہت مخلص احمدی ہیں اور ابھی زیر تعلیم ہیں۔ قارئین ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

۵۔ خاکسار کا یونیورسٹی کا امتحان ہونے والا ہے۔ کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ایم۔ ظفر کلیم متعلم ایم۔ بی۔ بی۔ ایس راجشاہی میڈیکل کالج راجشاہی)

۶۔ خاکسار کی والدہ کے دانتوں میں سخت تکلیف رہتی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار چوہدری طارق سلیم احمد۔ جوہر آباد کراچی ۱۹)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

مظفر آباد - ۲۶ مارچ - بھارتی فوج کی چار کمپنیوں نے کل رات آزاد کشمیر کے تین دیہات باڑا لاڑی اور نوجہ باندی - پر حملہ کر کے تین دیہاتیوں کو موقعہ پر ہی شہید کر دیا حملہ آور جاتے ہوئے ۲۶ دیہاتیوں کو جبراً اٹھا لے گئے اور انہیں بعد میں بڑی بے دردی سے گولی مار کر موت کے گھاٹ اتار دیا۔ حکومت آزاد کشمیر نے خط متارکہ جنگ کی خلاف ورزی اور بھارتی حملہ کے خلاف اقوام متحدہ کے مبصروں سے شکایت کی ہے۔

جموں - ۲۶ مارچ - مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد اسمبلی کی عمارت میں پرسوں رات کے وقت بم کا ایک دھماکہ ہوا جس سے اسمبلی کی عمارت کو نقصان پہنچا اور نواحی عمارتوں کی کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ گذشتہ جون کے بعد جموں میں بم پھٹنے کا یہ چھٹا واقعہ ہے یہ ٹائم بم سپیکر کے کمرے میں چھپا اسمبلی کا اجلاس شروع ہونے پر کل بم کے دھماکے کے اس واقعہ کے سلسلے میں حکومت پر شدید نکتہ چینی کی گئی سپیکر نے ایوان میں کہا کہ اس واقعہ کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے کیونکہ تخریبی کاروائیاں اس اب اس قدر بڑھ گئی ہیں کہ اسمبلی بھی ان سے محفوظ نہیں رہی۔

راولپنڈی ۲۶ مارچ - قومی اسمبلی کے موجودہ سیشن میں کل برسر اقتدار پارٹی اور حزب مخالف میں طاقت آزمائی ہوئی - مسٹر افخر الدین احمد نے یہ تحریک پیش کی کہ صوبائی پریس آرڈی ننسوں کے متعلق اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹی نے جو رپورٹ پیش کی ہے اسے ایوان میں زیر بحث لایا جائے۔ رائے شماری پر یہ تجویز ۴۳ کے مقابلہ میں انچاس ووٹوں سے مسترد ہو گئی یاد رہے سٹینڈنگ کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں کہا تھا کہ قومی اسمبلی کی کارروائی کے متعلق گورنروں کے نافذ کردہ ترمیمی پریس آرڈی ننسوں سے ارکان اسمبلی کے حقوق و اختیارات کی خلاف ورزی ہوئی ہے لہذا حکومت صورت حال کی اصلاح کے لئے کوئی مناسب قانون منظور کرے۔

فرید پور ۲۶ مارچ - مرکزی وزیر مواصلات خان عبد الصبور نے کہا ہے کہ اگر بھارتی مسلمانوں کا قتل عام اور اخراج جاری رہا تو پاکستان بھارت سے کچھ اور علاقہ طلب کرے گا - خان عبد الصبور فرید پور سے بیس میل دور بھنگا تھانہ میں بنیادی جمہوریتوں کے ارکان کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے آپ نے بھارتی رہنماؤں پر زور دیا کہ وہ اقلیتوں کو نشانہ ستم بنانے کے لئے اشتعال انگیز بیانات دینے سے احتراز کریں - کیونکہ یہ بزدلی کی نشانی ہے۔

لندن ۲۶ مارچ - پاکستان کے وزیر تجارت مسٹر وحید الزمان نے ایک خاص ملاقات میں بتایا کہ پاکستان کی پالیسی شروع سے ہی امن پسندانہ رہی ہے اور ہمیشہ یہی رہے گی اگر بھارت یا کسی دوسرے ملک نے پاکستان کے خلاف ذرا سی بھی حرکت کی تو اسے نہایت خطرناک نتائج سے دوچار ہونا پڑے گا۔ ملک کے دفاع کے لئے پاکستان کا بچہ بچہ میدان جنگ میں کود پڑے گا اور تن من دھن کی قربانی سے دریغ نہیں کرے گا - مسٹر وحید الزمان نے کہا کہ پاکستانیوں کو اپنی مسلح افواج پر بہت ناز ہے۔

درخواست دعا

میرا لڑکا عزیز بلال ہاشمی ایم اے ہائیڈ الیکٹرک پنجاب یونیورسٹی کے تعاون سے ریسرچ ہائیڈ برگ کے لئے جرمنی جا رہا ہے جملہ بزرگان و احباب جماعت اور درویشان قادیان سے سفر و قیام و واپسی کے بابرکت ہونے کی دعا کی درخواست ہے نیز ہائی کورٹ میں

اپنے کلیم کی رٹ کی ہوئی ہے کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے (سید محمد صادق ہاشمی اسسٹنٹ رجسٹرار کواپریٹو سوسائٹی - گوجرانوالہ)

۲ - خاکسار پر ایک مقدمہ چل رہا ہے اس لئے خاکسار بہت پریشان ہے بزرگان و احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مقدمہ میں کامیابی عطا فرمائے - نیز میری اہلیہ اور ننھی پوتی کی صحت بھی خراب رہتی ہے، ان کے لئے بھی درخواست دعا ہے

(خاکسار چوہدری قدرت اللہ نقیبہ مسجد احمدیہ سنکوی)

۳ - بشیر احمد صاحب محمد بشیر صاحب اور راجہ رشید احمد صاحب نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو اور دیگر تمام احمدی طلبا کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔

(مبارک احمد خالد - زعیم حلقہ دار النصر غربی - ربوہ)

الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلے

(بقیہ صـ اوّل)

اپنے زورِ بیان اور بیش بہا نصائح کے اعتبار سے ایک خاص شان کا حامل تھا۔

انگریزی تقاریر کے مقابلہ میں (جو ۱۷ مارچ کو منعقد ہوا) محمد رفیق صاحب صدیقی جماعت سپیشل سوم اوّل اور یوسف عثمان صاحب آف مشرقی افریقہ درجہ ثانیہ؛ دوم قرار پائے۔ حوصلہ افزائی کا خاص انعام حیدر علی صاحب ظفر جماعت پنجم کے حصہ میں آیا۔ اس مقابلہ میں منصفی کے فرائض مبلغ امریکہ مکرم نفیس الرحمٰن اے۔ جی۔ صوفی صاحب گھانا مشن کے سابق انچارج مبلغ مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر اور سابق امام مسجد لندن مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے ادا فرمائے۔

۱۸ مارچ کو منعقد ہونے والے اردو تقاریر کے مقابلے میں عبدالباری صاحب قیوم درجہ ثالثہ اور لئیق احمد صاحب طاہر درجہ رابعہ اوّل انعام کے حقدار قرار پائے۔ دوم انعام عزیز محمد صاحب اطہر درجہ رابعہ اور رانا محمد سلیم صاحب جماعت پنجم نے حاصل کیا۔ حوصلہ افزائی کا خاص انعام یوسف عثمان صاحب درجہ ثانیہ کے حصہ میں آیا اس مقابلہ میں منصف مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح وارشاد، مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ اور مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ تھے۔

عربی تقاریر کے مقابلہ منعقدہ ۱۹ مارچ میں لئیق احمد صاحب طاہر درجہ رابعہ اوّل، اور بشیر احمد صاحب اختر درجہ رابعہ دوم قرار پائے حوصلہ افزائی کا خاص انعام ظفر اقبال صاحب جماعت پنجم نے حاصل کیا۔ اس مقابلہ میں منصفی کے فرائض مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل، مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے اور مکرم قریشی نورالحق صاحب تنویر نے ادا فرمائے۔

مورخہ ۱۹ مارچ کو عربی تقاریر کے مقابلہ کے اختتام پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے ان تمام کامیاب مقررین میں اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمانے کے علاوہ اردو اور عربی میں فی البدیہہ تقاریر کے اُن مقابلوں میں جو پچھلے دنوں دریائے چناب پر ٹرپ کے موقع پر ہوئے تھے اوّل اور دوم پوزیشن حاصل کرنیوالے مقرر طلباء کو بھی انعامات دئے۔ اردو کی فی البدیہہ تقاریر کے مقابلہ میں نصیر احمد صاحب درجہ ثالثہ اوّل اور محمد یوسف صاحب سلیم درجہ خامسہ دوم قرار پائے تھے۔ عربی تقاریر کے فی البدیہہ مقابلہ میں عزیز محمد صاحب اطہر درجہ رابعہ اور محمد علی صاحب درجہ ثالثہ نے علی الترتیب اوّل اور دوم پوزیشن حاصل کی تھی۔

انعامات تقسیم فرمانے کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے جامعہ کے طلبہ کو اُس اچھوتے اور برجستہ خطاب سے نوازا جو بیک وقت اُن تین زبانوں پر مشتمل تھا جن میں تقریری مقابلے ہوئے تھے۔ پہلے انگریزی زبان میں آپ نے الجمعیۃ العلمیہ کا اس عزت افزائی پر شکریہ ادا کیا کہ اُس نے آپ کو سالانہ تقریری مقابلوں میں آپ کو مدعو کر کے طلباء کی تقاریر سُننے اور ان سے باتیں کرنے کا موقع بہم پہنچایا۔ ازاں بعد آپ نے اردو میں خطاب کرتے ہوئے طلباء جامعہ کو نصیحت فرمائی کہ وہ یہ امر کبھی فراموش نہ ہونے دیں کہ وہ ایک مامور من اللہ کی خدائی جماعت کے افراد ہیں اور آخری زمانہ میں حق و باطل کے مابین لڑی جانیوالی جس آخری جنگ کی خدائی نوشتوں میں خبر دی گئی تھی۔ اُس میں دیگر ادیان کے بالمقابل اسلام کی اُس فوج کے (جس کے لئے بہرحال فیصلہ کُن فتح مقدر ہے) وہ صفِ اوّل کے سپاہی ہیں۔ آپ نے طلباء کو یاد دلایا کہ انکی حیثیت کوئی معمولی حیثیت نہیں ہے کیونکہ آج دنیا کی نظر اُن پر ہے کہ وہ اسلام کو دنیا میں غالب کر دکھانے کا فریضہ کس طرح ادا کر دکھاتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ ابد تک آئندہ زمانوں کے مورخین کی نگاہیں بھی اُن پر ہوں گی۔ آپ نے انہیں باور کرایا کہ مکان کی نظر بھی اُن پر ہے اور زمان کی نظر بھی اُن پر ہے اور اس لحاظ سے وہ مسلسل ایک عرصۂ امتحان میں سے گزر رہے ہیں۔ آپ نے انہیں نصیحت کی کہ وہ حصولِ علم کی کوشش کے ساتھ ساتھ دعائیں کرتے رہیں تا وہ مؤید من اللہ بن سکیں اور اس مقصد میں کامیاب ہو سکیں جس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے مامور کی جماعت میں شمولیت کا فخر بخشا ہے۔ اردو زبان میں بیش قیمت نصائح فرمانے کے بعد آپ نے طلباء سے عربی زبان میں خطاب کرتے ہوئے انہیں دعا دی کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فرائض کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں وہ عزم وہ ہمت اور وہ حوصلہ عطا فرمائے کہ وہ اپنے فرائض کو کما حقہ ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ٹھہر سکیں۔

اس پُر اثر خطاب کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جامعہ کے جملہ طلباء، ممبران اسٹاف، زائرین اور مہمان سب شریک ہوئے۔ اس طرح الجمعیۃ العلمیہ کے سالانہ تقریری مقابلے نہایت درجہ کامیابی اور خیروخوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئے۔

بعد ازاں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے باجماعت ادا کرنے کے بعد جملہ مہمانوں نے جامعہ احمدیہ کے سالانہ عشائیہ میں شرکت کی اسکے اختتام پر بھی حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی

پاکستان اور بھارت کے وزرائے داخلہ کی کانفرنس بلانے کا فیصلہ

اقلیتوں کے مسئلہ اور بھارت سے مسلمانوں کے اخراج پر غور کیا جائے گا،

نئی دہلی ۲۷ مارچ۔ پاکستان اور بھارت نے دونوں ملکوں کی اقلیتوں کے مسئلہ پر غوروخوض کے لئے وزرائے داخلہ کی بات چیت کا اہتمام کرنا منظور کر لیا ہے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ دونوں ملکوں کے وزرائے داخلہ کی بات چیت نئی دہلی میں ہوگی اور اس کے لئے تاریخ کا تعین کراچی میں بھارتی ہائی کمشنر مسٹر ادجی پرتھا سارا تھی اور پاکستان کے دفتر خارجہ کے مابین گفت و شنید کے بعد کیا جائے گا۔

وزرائے داخلہ کی اس کانفرنس کا سمجھوتہ اقلیتوں کے مسئلہ پر صدر ایوب اور بھارتی وزیراعظم پنڈت نہرو کی باہمی مراسلت کے بعد ہوا ہے پاکستان کے ہائی کمشنر متعینہ نئی دہلی مسٹر ارشد حسین نے کل پنڈت نہرو سے ملاقات کی اور انہیں صدر ایوب کا وہ جوابی مراسلہ دیا گیا جو صدر ایوب نے پنڈت نہرو کے خط مورخہ ۱۹ مارچ کے پیش نظر تحریر کیا تھا وزرائے داخلہ دونوں ملکوں کی فرقہ وارانہ صورت حال کا جائزہ لیں گے اور بھارتی علاقوں مثلاً آسام تری پورہ اور مغربی بنگال سے بھارتی مسلمانوں کے اخراج کا معاملہ بھی زیر غور آئے گا پنڈت نہرو سے موّمنٹ کی مختصر سی ملاقات میں مسٹر ارشد حسین نے فرقہ وارانہ فسادات کے دوران میں بھارت کے بعض ذمہ دار لیڈروں کے انتہائی اشتعال انگیز بیانات کی طرف بھارتی وزیراعظم کی توجہ مبذول کرائی آپ نے بعد ازاں اخبار نویسوں کو بتایا کہ میں نے بھارتی وزیر اعظم سے اپیل کی ہے کہ بھارت میں فرقہ وارانہ فسادات سختی کے ساتھ دبا دینے کے لیے موثر اقدامات کئے جائیں۔

اڑیسہ کے فسادات میں تین سو مسلمان شہید ہوئے

نئی دہلی ۲۷ مارچ۔ بھارت کے صوبہ اڑیسہ میں فرقہ وارانہ فسادات میں شہید ہونے والے مسلمانوں کی تعداد تین سو تک پہنچ گئی ہے مختلف علاقوں سے موصول ہونے والی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ اڑیسہ کے مختلف شہروں میں کشیدگی ابھی جاری ہے ادھر بہار کے کئی شہروں میں مسلمانوں پر حملے جاری ہیں۔

اڑیسہ کے دو شہروں رڑکیلا اور راج پور کا نظم و نسق ابھی تک فوج کے حوالے ہے۔ یہاں فساد شروع ہوئے دس دن ہو چکے ہیں رڑکیلا سے بھی چھرا گھونپنے کی اکا دکا وارداتوں کی اطلاع ملی ہے مدھیہ پردیش کے مشرقی علاقہ میں گزشتہ ۲۴ گھنٹوں میں چھ افراد کو چھرا گھونپ کر ہلاک کیا گیا۔

گزشتہ روز رڑکیلا شہر کی نواحی آبادی پانگھر۔ ڈنڈا کرنیاں اور ریلوے کالونی میں چار سو مسلمانوں کی لاشیں پڑی ہوئی پائی گئیں جنہیں بڑی بے دردی سے شہید کر دیا گیا تھا۔ مسٹر نہرا نے بتایا ہے کہ اس وقت رڑکیلا کے متعدد سینماؤں میں کوئی تین ہزار مسلمان پناہ لئے بیٹھے ہیں۔ اور ان کی حفاظت کے لئے بھاری تعداد میں فوج متعین ہے۔

سلیم الزمان کیلئے جرمن اعزاز

کراچی ۲۷ مارچ۔ ڈاکٹر سلیم الزمان صدیقی چیئرمین پاکستان کونسل آف سائنٹفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ کو مغربی جرمنی کی طرف سے 'تھیوڈر ہیس میموریل' میڈل دیا گیا ہے مغربی جرمنی نے ڈاکٹر سلیم الزمان کو یہ اعزاز سائنسی زندگی میں گراں قدر خدمات انجام دینے اور سائنسی تحقیق کے میدان میں پاکستان اور جرمنی کے درمیان عملی تعاون پیدا کرنے کے صلے میں دیا ہے

صومالیہ نے حبشہ پر حملہ کر دیا

ادیس ابابا ۲۷ مارچ۔ سرکاری اطلاعات کے مطابق حبشہ اور صومالیہ کی سرحد پر صومالیہ کے دستوں نے پھر حملہ کر دیا ہے جس میں حبشہ کے متعدد فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں اعلان کے مطابق سرحد پر زبردست جنگ ہو رہی ہے۔

شاہ حسین پاکستان آئیں گے

عمان ۲۷ مارچ۔ حکومت اردن کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ شاہ حسین نے پاکستان کا دورہ کرنے کی دعوت منظور کر لی ہے یہ دعوت پاکستان کے صدر ایوب کی طرف سے دی گئی تھی۔

غیر ملکی تجارت میں بیس کروڑ کا خسارہ

کراچی ۲۷ مارچ مرکزی دفتر شماریات کے مطابق گزشتہ ماہ جنوری کے دوران میں پاکستان نے برآمد کے مقابلہ میں ۱۹ کروڑ سولہ لاکھ روپے کا زائد سامان درآمد کیا اعداد و شمار کے مطابق ۳۷ کروڑ ۴۲ لاکھ روپے کا مال درآمد کیا گیا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴